مومن حاکم کے خلاف خروج کا حکم نبوی

گناہ کے مرتکب ، مومن حاکم کے خلاف خروج پر روایات موجود ہیں جن کی علماء نے تصحیح کی ہے – راقم کے نزدیک یہ صحیح السند روایات نہیں ہیں البتہ انہی روایات کی بنیاد پر خوارج کہتے ہیں کہ عثمان کے خلاف خروج جائز تھا – اہل سنت کہتے ہیں بنو امیہ کے خلاف خروج جائز تھا اور آج حربی تنظیمین کہتیں ہیں حاکم کے خلاف خروج جائز ہے – روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ حاکم کے ساتھ نماز پڑھو یعنی اطاعت کرو – ان تمام متضاد روایات کو یہاں جمع کیا گیا ہے

امراء کے خلاف خروج کے جواز پر صحیح مسلم کی ایک حدیث ۱۷۹ ہے جس کو حربی تنظیموں کے جہادی مینول میں ضرور لکھا جاتا ہے

صحیح مسلم: ح ۱۷۹ کِتَابُ الْإِيمَانِ (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، وَأَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ) صحیح مسلم: کتاب: ایمان کا بیان (باب: برائی سے روکنا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان گھٹتا بڑھتا ہے، نیز نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض ہے)

حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍقَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ، فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ صَالِحٌ: وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کے اس کی امت میں سے حواری نہ ہوں اور اصحاب نہ ہوں جو اس کے طریقے پر چلتے ہیں اور اس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور ان کاموں کو کرتے ہیں جن کا حکم نہیں۔ پھر جو کوئی ان نالائقوں سے لڑے ہاتھ سے وہ مؤمن ہے اور جو کوئی لڑے زبان سے وہ بھی مؤمن ہے اور جو کوئی لڑے ان سے دل سے (ان کو برا جانے) وہ بھی مؤمن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں

ابورافع نے کہا: میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے نہ مانا اور انکار کیا۔ اتفاق سے میرے پاس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آئے اور قناۃ (مدینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی کا نام ہے) میں اترے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجھے اپنے ساتھ لے گئے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عیادت کو میں ان کے ساتھ گیا۔ جب ہم بیٹھے تو میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا تھا۔ صالح بن کیسان نے کہا کہ حدیث ابورافع سے اسی طرح بیان کی گئی ہے

کتاب "جامع العلوم والحکم" (ص 282) کے مطابق احمد نے کہا یہ حدیث منکر ہے

قال الإمام أحمد: هذا حديث منكر، وهو خلاف الأحاديث التي أمر رسول اللَّه -صلى اللَّه عليه وسلم- فيها بالصبر على جور الأئمة

وقال مرة: جعفر هذا هو أبو عبد الحميد بن جعفر، والحارث بن فضيل ليس بمحفوظ الحديث، وهذا الكلام لا يشبه كلام ابن مسعود، ابن مسعود يقول: قال رسول اللَّه -صلى اللَّه عليه وسلم-: "اصبروا حتى تلقوني" (1).

امام احمد نے کہا یہ حدیث منکر ہے یہ ان احادیث کے خلاف ہے جن میں ائمہ کے ظلم پر صبر کرنے کا حکم ہے

ایک بار کہا یہ جعفر، عبدالحمید بن جعفر کا باپ ہے اور حارث بن فضیل کی حدیث محفوظ نہیں ہے اور یہ کلام ابن مسعود کے کلام جیسا بھی نہیں ہے-ابن مسعود کہتے تھے رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے ملو

امام احمد کے قول سے معلوم ہوا کہ یہ جعفر بن عبد اللہ بن الحکم جس سے سند سے الحارث بن فضیل کی حدیث غیر محفوظ ہے—اس کو یحیٰی القطان اور سفیان ثوری نے ضعیف بھی قرار دیا ہے

وقال أبو داود: سمعت أحمد ذكر عبد الحميد بن جعفر. فقال: ليس به بأس، قد احتمله الناس، سمعت أحمد. قال: قال يحيى: كان سفيان الثوري يضعف حديث عبد الحميد بن جعفر. «سؤالاته» (193).

راقم کہتا ہے یہ روایت معلول ہے اس کا ذکر کتاب السنہ میں ابو بکر الخلال نے بھی امام احمد کے حوالے سے کیا ہے

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَ حَدِيثَ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «يَكُونُ أُمَرَاءُ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ» . قَالَ أَحْمَدُ: جَعْفَرٌ هَذَا هُوَ أَبُو عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ لَيْسَ بِمَحْمُودِ الْحَدِيثِ، وَهَذَا الْكَلَامُ لَا يُشْبِهُهُ كَلَامُ ابْنُ مَسْعُودٍ. ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي»

احمد نے کہا: جعفر یہ أبُو عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ہے اور الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ حدیث میں پسندیدہ نہیں ہے اور یہ کلام ابن مسعود کے کلام سے مشابہت نہیں رکھتا اور ابن مسعود کا تو کہنا تھا صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے ملو

صحیح بخاری کی روایت ہے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ» قَالَ: مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوالتیاح نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قریش کا یہ محلّہ لوگوں کو ہلاک وبرباد کردے گا- صحابہ نے عرض کیا: اس وقت کے لیے آپ ہمیں کیا حکم کرتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش لوگ ان سے الگ رہتے - محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے ابوداود طیالسی نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہیں ابوالتیاح نے، انھوں نے ابوزرعہ سے سنا

یہاں محلّہ سے مراد بنوامیہ لئے جاتے ہیں اور اس طرح عثمان ومعاویہ اور مابعد کے خلفاء کے خلاف خروج شرعی کا جواز بیان کیا گیا ہے

مسند احمد میں امام احمد اس حدیث کو منکر کہتے ہیں

حدثنا محمّد بن جعفر، حدثنا شُعبة، عن أبي التَّيَّاح، قال: سمعت أبا زُرعة، يحدث عن أبي هريرة، عن النبي – صلى الله عليه وسلم –، قال: "يُهلكُ أمتي هذا الحيُّ من قريبٌ"، قالوا: في تأمُرُنا يا رسول الله؟، قال: "لو أن الناس اعتزلوهم". [قال عبد الله بن أحمد]: وقال أبي – في مرضه الذي مات فيه: اضرب على هذا الحديث، فإنه خلافُ الأحاديث عن النبي – صلى الله عليه وسلم –، يعني قوله: "اسمعوا وأطيعوا واصبروا".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو یہ محلّہ جلد ہی ہلاک کرے گا ہم نے پوچھا آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں اے رسول اللہ ! فرمایا کاش کہ لوگ ان سے الگ رہتے عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے اس حالت مرض میں (اس روایت کے بارے میں) پوچھا جس میں ان کی وفات ہوئی احمد نے کہا اس حدیث کو مارو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے خلاف ہے یعنی سمع واطاعت کرو اور صبر کرو

امام احمد کا اضرب على هذا الحديث کہنا روایت کی شدید تضعیف ہے اور یہ الفاظ جرح کے لئے امام احمد اور امام إبوزرعة نے کئی راویوں کے لئے بھی استعمال کیے ہیں دیکھیئے کتاب الجرح والتعدیل از ابن ابی حاتم

حاکموں کے خلاف جہاد کرو

دور نبوی میں سب اصحاب رسول عقیدے میں ایک تھے لہٰذا اس دور میں ائمہ کا لفظ حاکم یا امیر پر بولا جاتا تھا- روایات میں ہے کہ حاکموں کے خلاف خروج کا حکم خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا–اس قسم کا مغالطہ خوارج کے لشکر میں اور قاتلین عثمان میں موجود تھا

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَيَكُونُ أُمَرَاءُ بَعْدِي يَقُولُونَ، مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے وہ عمل کریں گے جن کا حکم نہیں ہو گا اور وہ نہیں کریں گے جن کا حکم دیا ہو گا تو ان سے جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جو دل میں برا جانے وہ مومن اس کے بعد ایمان نہیں ہے

سند میں معاویۃ بن إسحاق بن طلحة بن عبید اللہ ہے جس کو امام إبوزرعة: شیخ واہ بڑھاوا ہی ہے کہتے تھے–یعنی نیشاپور میں اس روایت کو رد کیا جاتا تھا- الأعلام از الزرکلی الدمشقی (المتوفى: 1396ھ-) کے مطابق

وأعان (زيد بن علي) حين خرج على بني مروان، فقاتل بين يديه قتالا شديدا وقتل في الكوفة معه

معاویۃ بن إسحاق بن طلحۃ بن عبید اللہ نے زید بن علی کے خروج میں مدد کی جب انہوں نے بنی مروان کے خلاف خروج کیا پس ان میں شدید قتال ہوا اور یہ کوفہ میں قتل ہوئے

یعنی اس روایت کے پیچھے راوی کا اپنا سیاسی مدعا چھپا ہے جو ابھی نیچے کے حوالوں میں ثابت ہو جائے گا –مزید یہ کہ اس روایت میں ابہام بھی ہے- یہ فرد پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ حکمرانوں کے خلاف خود ہی فیصلہ کرے اور خروج کرے- سند اا س میں عطا بن یسار ہے جس کا سماع ابن مسعود سے نہیں ہے

ابن ابی حاتم المراسیل میں کہتے ہیں

إن عطاء لم يسمع من عبد الله بن مسعود

اس کے باوجود شعیب الأرنؤوط اس روایت کو صحیح کہتے ہیں شعیب الأرنؤوط دلیل دیتے ہیں کہ ابن حبان میں ہے

أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَّ اسْتَكْتَمَنِي أَنْ أُحَدِّثَ بِهِ مَا عَاشَ مُعَاوِيَةُ فَذَكَرَ عَامِرٌ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ قَاضِي الْمَدِينَةِ قال: سمعت بن مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيَكُونُ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يقولون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهده مذكر إِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَلَى مَنْ أَتَى جُزْءًا مِنْ بَعْضِ أَجْزَائِهِ

یعنی سند میں ہے عطا نے کہا سمعت بن مَسْعُودٍ

عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ قَاضِي الْمَدِينَةِ قال: سمعت بن مَسْعُودٍ

ان کا سماع ابن مسعود سے ہے

راقم کہتا ہے یہ سند خود مشکوک ہے- صحیح ابن حبان کی سند میں ہے مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ نے کہا

قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَّ اسْتَكْتَمَنِي أَنْ أُحَدِّثَ بِهِ مَا عَاشَ مُعَاوِيَةُ

میں جواب روایت کرتا ہوں اس کو میں نے چھپایا جب تک معاویہ (رضی اللہ عنہ) زندہ ہے

معاویۃ بن إسحاق بْن طلحۃ کو اگرچہ بعض محدثین ثقہ کہتے ہیں لیکن إِبُو زُرعَۃ کہتے ہیں : شیخ واہ. بڑھا واہی ہے - امام بخاری نے اس کی سند سے صحیح میں صرف ایک روایت متابعۃ ذکر کی ہے اور امام مسلم نے کوئی روایت نہیں لی - راقم کہتا ہے روایت اس سند سے ضعیف ہے اور اس کی بنیاد پر سماع ثابت نہیں ہوتا لہٰذا شعیب اور البانی کا اس روایت کو صحیح سمجھنا غلط ہے - راقم مزید کہتا ہے روایت صریح کذب ہے اس روایت کے متن میں ہے

صحیح موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان از البانی کے مطابق اس روایت کو سننے کے بعد

قال: فخرجَ ابن عمر و هو يُقلّب كفّه و هو يقول: ما كان ابن أُمّ عبد يكذب على رسول الله – صلى الله عليه وسلم

ابن عمر رضی اللہ عنہ ہتھیلی کو بھینچتے ہوئے اٹھے اور کہہ رہے تھے ابن ام عبد (یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولتے تھے

یعنی ابن عمر کے نزدیک بھی یہ قول مشکوک ہے - ہم کو صحیح بخاری کی روایات سے پتا ہے کہ ابن عمر نے معاویہ اور یزید کی بیعت کی اور صحیح مسلم سے پتا ہے کہ ابن عمر نے حرہ کے بلوائیوں کو بھی خروج سے منع کیا یہاں تک کہ عبد الملک بن مروان کی بیعت پر انتقال کیا

اَئِمَّۃَ مُضِلِّین کا ذکر

بعض روایات میں اَئِمَّةً مُضِلِّينَ کا لفظ آیا ہے - اَئِمَّةً مُضِلِّينَ یعنی گمراہ کرنے والے ائمہ یا حکمران مراد ہیں کیونکہ دور نبوی میں ائمہ کا لفظ امراء کے لئے استعمال ہوتا تھا نہ کہ علماء کے لئے - ایک حدیث میں ہے

انظر صَحِيح الْجَامِع: 1553, والصحيحة: 1127

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي فِي آخِرِ زَمَانِهَا: إِيمَانًا بِالنُّجُومِ , وَحَيْفَ السُّلْطَانِ , وَتَكْذِيبًا بِالْقَدَرِ

آخری زمانے میں مجھے خوف ہے ظالم سلطان سے

اور ایک حدیث میں ہے

وَعَنْ عمرو بن سفيان السلمي – رضي الله عنه – قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ – صلى الله عليه وسلم -: " مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا ثَلَاثًا: شُحٌّ مُطَاعٌ (1) وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِمَامٌ ضَالٌّ

خوف ہے لالچی کا، بہکے ہوئے کا اور امام گمراہ کا

امام یعنی حاکم غلطی کر سکتا ہے -گناہ کے مرتکب حاکم کو ہٹانے کا کوئی طریقہ کار اسلام میں نہیں ہے- صبر کا حکم ہے- اس کی مثال بنو امیہ کی ہے کہ لوگ ان سے ناخوش تھے خروج کرتے رہے لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا

صحیح بخاری میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے **ائمہ** کی تعریف قوم میں سردار اور اشراف لوگ سے کی

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ – رضي الله عنه – عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ , يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ , فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ , فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ؟ , قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً (1) فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي , فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ, هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ , فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ , قَالَ: امْرُؤٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ , قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ؟ , قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ , قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ , قَالَ: إِنَّكِ لَسَئُولٌ (2) أَنَا أَبُو بَكْرٍ , فَقَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ (4) الَّذِي جَاءَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ , قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ (3)

قَالَتْ: وَمَا الْأَئِمَّةُ؟ , قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ , قَالَتْ: بَلَى , قَالَ: فَهُمْ مِثْلُ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے ابوبشر نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت سے ملے ان کا نام زینب بنت مہاجر تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں تھیں - دریافت فرمایا کیا بات ہے یہ بات کیوں نہیں کرتیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کے ساتھ حج کرنے کی منت مانی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اجی بات کرو اس طرح حج کرنا تو جاہلیت کی رسم ہے، چنانچہ اس نے بات کی اور پوچھا آپ کون ہیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مہاجرین کا ایک آدمی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ مہاجرین کے کس قبیلہ سے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ قریش سے، انہوں نے پوچھا قریش کے کس خاندان سے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا تم بہت پوچھنے والی عورت ہو، میں ابو بکر ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے پوچھا جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم (مسلمان) کب تک قائم رہ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا اس پر تمہارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمہارے امام (الأَئِمَّةُ) حاکم سیدھے رہیں گے۔ اس خاتون نے

پوچھا امام (الْأَئِمَّةُ) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری قوم میں سردار اور اشراف لوگ نہیں ہیں جو اگر لوگوں کو کوئی حکم دیں تو وہ اس کی اطاعت کریں؟ اس نے کہا کہ کیوں نہیں ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امام (الْأَئِمَّةُ) سے یہی مراد ہیں۔

حاکموں کے خلاف جہاد مت کرو، بس نمازیں پڑھو

مسند احمد میں حدیث ہے جس کو محقق شعیب الأرنؤوط صحیح کہتے ہیں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مُحْصِنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَيَكُونُ (4) أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ (5) ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ، فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَغِبَ (6) وَتَابَعَ ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: " لَا، مَا صَلَّوْا الصَّلَاةَ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے امراء ہوں گے جن کو پہچانو اور انکار کرو گے پس جس نے انکار کیا وہ بَرِیٔ ہوا اور جس نے کراہت کی وہ بچ گیا لیکن وہ جس نے رغبت کی اور تابع ہوا (؟ کلام میں حذف ہے) ـــ لوگوں نے کہا اے رسول اللہ ہم ان سے قتال کریں؟ فرمایا نہیں بس نماز نہ پڑھو

دوسری میں الفاظ ہیں

" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: " لَا، مَا صَلَّوْا لَكُمُ الْخَمْسَ

پوچھا اے رسول اللہ ہم ان سے قتال کیوں نہ کریں؟ فرمایا نہیں پس پانچ نماز نہ پڑھو

یعنی یہ اوپر والی سے متنا قض ہے اور شعیب الأرنؤوط دونوں کو صحیح کہہ رہے ہیں

مسند احمد کی ایک اور روایت ہے اس کو بھی شعیب نے صحیح کہا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَجَّاجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي أُبَيِّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: " سَيَكُونُ أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے امراء ہوں گے جو چیزوں میں مشغول ہو کر نماز موخر کر دیں گے اس کے وقت سے پس تم نماز وقت پر پڑھو پھر ان امراء کے ساتھ نفل کے طور پر

محدثین نے یہ متضاد اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر دیے ہیں

طوائف الملوکی کی حالت میں جہاد کرو

طبرانی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ النُّفَيْلِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ إِمَارَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَتَكَادَمُونَ عَلَيْهِ تَكَادُمَ الْحُمُرِ فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ، وَإِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمْ عَسْقَلَانُ»

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امر (اسلام) میں سب سے پہلے نبوت ورحمت ہے پھر خلافت ورحمت ہے پھر بادشاہت ورحمت ہے پھر امارت ورحمت ہے پھر یہ لڑیں گے جیسے گدھے لڑتے ہیں۔ پس تم پر جہاد ہے اور جہاد میں سب سے افضل رباط (سرحد پر پہرہ) ہے اور سب سے افضل عسقلان (فلسطین) کی سرحد ہے

راقم کہتا ہے اس کی سند میں سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ النُّفَيْلِيُّ مختلط ہو گیا تھا اور یہ معلوم نہیں کہ أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ الْعَسْكَرِيُّ نے کس عالم میں اس سے سنا۔ اس متن میں اس کا تفرد ہے۔ فطر بن خلیفہ پر بھی جرح ہے لیکن البانی نے صحیحہ ۳۲۷۰ میں اس روایت کو عسقلان کے لفظ کے ساتھ ہی صحیح قرار دیا ہے

کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر از یوسف ربانی ایک طرف تو دعوی کرتے ہیں کہ حاکم کے خلاف خروج کرنا حرام ہے اگر وہ دل میں اس کا اقرار کرے کہ وہ اللہ کا گناہگار ہے۔ دوسری طرف اس حدیث کو بھی پیش کر دیتے ہیں

❁ خانہ جنگی کے وقت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا افضل جہاد ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَوَّلُ هٰذَا الْأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَ رَحْمَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ إِمَارَةً وَ رَحْمَةً ثُمَّ يَتَكَادَمُوْنَ عَلَيْهِ تَكَادُمَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ »

[السلسلة الصحيحة للألباني : ١٠٩٧٥]

''اس دین کا آغاز نبوت اور رحمت سے ہے، پھر خلافت اور رحمت ہو گی، پھر ملوکیت اور رحمت ہو گی، پھر امارت اور رحمت ہو گی، پھر وہ گدھوں کی طرح لڑیں گے (یعنی حکومت اور اقتدار کی خاطر باہم گدھوں کی طرح لڑیں گے)۔ پس (ان حالات میں) تم پر جہاد فرض ہے، پس بے شک (اس وقت) افضل جہاد اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہو گا۔''

فقہ الحدیث:

① جہادِ اسلامی کے لیے خلیفہ شرط نہیں ہے۔
② حکمرانوں کی باہمی لڑائی کے وقت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا واجب ہے۔
③ حکمرانوں کی باہمی لڑائی میں شرکت یا ان کے خلاف خروج و قتال جائز نہیں، اس حدیث میں فتنۂ تکفیر کا رد ہے۔
④ جب ذمہ دارانِ مملکت، خانہ جنگی میں ملوث ہوں، تو اہلِ ایمان پر اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لیے جہاد فرض ہے۔

ان لوگوں کے نزدیک جہاد کی کال کوئی بھی کر سکتا ہے – حاکم تو اندرونی خانہ جنگی میں مصروف ہو اور جہاد ہو سرحد پر – اس جہاد کا حکم کون کرے گا؟ حاکم یا حربی تنظیمین؟

راقم کے نزدیک تو یہ روایت سرے سے ہی منکر ہے

<table>
<tr>
<th>حاکم کے خلاف خروج مت کرو
کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر از یوسف ربانی</th>
<th>حاکم کے خلاف خروج کرو</th>
</tr>
<tr>
<td>کرنے کی تلقین فرمائی، مگر ان کے خلاف خروج سے سختی کے ساتھ منع فرما دیا۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں، ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « مَنْ رَآى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً » [بخاري، الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام ما لكم تكن معصية : ٧١٤٣] ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی چیز دیکھے جو اسے بری لگے تو وہ صبر کرے، کیونکہ جو بھی شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہوا پھر فوت ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔'' عبادہ بن صامت ؓ بیان کرتے ہیں: « دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</td>
<td>حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَيَكُونُ أُمَرَاءُ بَعْدِي يَقُولُونَ، مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ
ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے وہ عمل کریں گے جن کا حکم نہیں ہو گا اور وہ نہیں کریں گے جن کا حکم دیا ہو گا تو ان سے جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جو دل میں برا جانے وہ مومن اس کے بعد ایمان نہیں ہے

مسند احمد- شعیب کہتے ہیں سند صحیح ہے
راقم کہتا ہے سند منقطع ہے متن منکر ہے</td>
</tr>
</table>

تکفیری حربی تنظیموں کا موقف

متقدمین محدثین کی گناہ کبیرہ والوں کی تکفیر کی ہے—اسی بنا پر سلفی اور حربی تنظیموں مثلا القاعدہ و داعش نے مسلمانوں کے قتل عام کو جائز کیا ہے—ان میں سے بعض حکمرانوں کے قتل کو جائز کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک مسلم عوام بھی انہی میں سے ہیں- یوسف ربانی کتاب حرمت مسلم میں محدثین کا فتوی نقل کرتے ہیں

www.KitaboSunnat.com

⑤ "مَنْ حَكَمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ" جو اللہ کی نازل کردہ کے خلاف فیصلہ (حلال، افضل یا مساوی سمجھ کر) کرے۔[حاشية الأصول الثلاثة : ١٤٨/١]

امام ابن بطہ رحمہ اللہ نے "حَكَمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ" کو کبائر میں شمار کیا ہے، جیسا کہ انھوں نے باب باندھا ہے: " باب ذكر الذنوب إلى قصد بصاحبها إلى كفر غير خارج عن الملة." [الإبانة : ١٦٢/٢] پھر اس کے تحت "من لم يحكم بما أنزل الله" کو لائے ملاحظہ ہو رقم: ۱۰۱۶۔۱۰۱۷۔۱۰۲۳۔

حربی تنظیموں کا یہی موقف ہے جو ابن بطہ کا ہے کہ کبائر یعنی گناہ کبیرہ کرنے والا وہ حکم کر رہا ہے جو غیر اللہ کا ہے- راقم کہتا ہے یہ قول باطل ہے—گناہ کبیرہ کا مرتکب مومن شرم سار ہوتا ہے اسی لئے اسلام میں توبہ کا ذکر ہے- دوسری طرف طاووس کا قول پیش کر کے معاملہ رفع دفع کیا جاتا ہے کہ یہ کفر دون کفر ہے—یعنی یہ کفر نہیں ہے یا کفر کی وہ قسم نہیں جس پر آدمی کافر ہو جائے- ابن بطہ کا قول ہے کہ یہ کفر ملت سے خارج نہیں کرتا ہے—لیکن محدثین کا ہی قول ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب جہنمی ہے

یہاں راقم کا مقصد فسادی فی الارض میں مشغول تنظیموں کے لٹریچر کی جڑوں کو ظاہر کرنا ہے- جن تشریحات کی بنیاد پر ان تنظیموں کا جنم ہوا ہے ان کو چھپانا اور تکفیر کی کتب میں ذکر نہ کرنا عبث و بے کار مشقت ہے

امام ابو حنیفہ کا فتوی قتال کا ذکر

مخالفین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ امام صاحب اہل قبلہ سے قتال کا فتوی دیتے تھے – یہاں ان قصوں کو جمع کیا گیا ہے

امام مہدی کا مکمل نام محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ہے– آپ نے بنو عباس کے دور میں خروج کیا اور قتل ہوئے انہی سے متعلق روایات کتب صحاح ستہ میں موجود ہیں کہ یہ امام مہدی ہیں وغیرہ اس پر تفصیلی کتاب کتب کے سیکشن میں موجود ہے۔ محمد المہدی کے بھائی ابراہیم تھے– محمد نے مدنیہ میں خروج کیا اور قتل ہوئے اور ان کے چند ایام بعد بصرہ میں ابراہیم بن عبد اللہ نے خروج کیا۔ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ فتنہ خروج امام المھدی میں مبتلا ہوئے– ابراہیم و محمد بن عبد اللہ المہدی کے حق میں شور وجدل کرتے تھے– اس کا ذکر ضعیف اسناد سے ہم تک پہنچا ہے۔ راقم کی تحقیق میں یہ قصے مخالفین کی گھڑنت ہیں اس پروپیگنڈا سے بعض احناف بھی متاثر ہوئے ہیں

مناقب الإمام إبي حنيفة وصاحبيه از الذہبی (المتوفی: 748ھ) میں ہے

قالَ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ، سَمِعْتُ زُفَرَ بْنَ الْهُذَيْلِ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَجْهَرُ فِي أَمْرِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ جَهْرًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ حَتَّى تُؤْتَى فَتُوضَعَ فِي أَعْنَاقِنَا الْحِبَالُ، قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَغَدَوْتُ أُرِيدُ أَبَا حَنِيفَةَ، فَلَقِيتُهُ رَاكِبًا يُرِيدُ وَدَاعَ عِيسَى بْنِ مُوسَى قَدْ كَادَ وَجْهُهُ يَسْوَدُّ، فَقَدِمَ بَغْدَادَ فَأُدْخِلَ عَلَى الْمَنْصُورِ

ابو نعیم نے کہا میں نے سناژفَرْبَنَ الْہُذَیْلِ کہہ رہے تھے ابو حنیفہ ابراھیم بن عبد اللہ بن حسن کے امر پر شدید بلند آواز میں بات کر رہے تھے پس میں (زفر) نے کہا واللہ آپ جو بھی خواہش کر لیں لیکن جب رسیاں گردنوں میں ڈالی جائیں گی تو ہماری گردنوں میں بھی ہوں گی- ابو نعیم نے کہا پس چند دن ہوئے میں ابو حنیفہ نے ملنا چاہا تو ان سے چلتے چلتے ملاقات ہو گی وہ عِیسَی بْنِ مُوسَی کو وداع کرنا چاہتے تھے ان کا چہرہ سیاہ ہو رہا تھا بغداد پہنچے اور منصور کے پاس گئے

راقم کہتا ہے یہ ابو نعیم کا کذب ہے جس کا ذکر محدثین نے کیا ہے کہ ابو نعیم احناف کی مخالفت میں قصے گھڑتا تھا– تاریخ اسلام از الذھبی میں ہے

وقال العباس بن مصعب: نعيم بن حماد الفارض وضع كُتُبًا في الرّدّ على أبي حنيفة،

العباس بن مصعب نے کہا نعیم بن حماد نے ابو حنیفہ کے رد میں کتاب بنائی

جزء فيه مسائل إبي جعفر محمد بن عثمان بن إبي شيبة عن شيوخه في مسائل في الجرح والتعديل از إبو جعفر محمد بن عثمان بن إبي شيبة العبسى مولاہم الكوفى (المتوفى: 297ھ-) میں ہے کہ

وسمعت ابي يقول سالت ابا نعيم يا ابا نعيم من هؤلاء الذين تركتهم من اهل الكوفة كانو يرون السيف والخروج على السلطان فقال على رأسهم ابو حنيفة وكان مرجئا يرى السيف ثم قال ابو نعيم حدثني عمار بن رزيق قال كان ابو حنيفة يكتب الى ابراهيم بن عبد الله بالبصرة يساله القدوم الى الكوفة ويوعده نصره

محمد بن عثمان بن إبي شيبة نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے ابو نعیم سے سوال کیا کہ اے ابو نعیم وہ کون ہیں جن کو اہل کوفہ نے اس پر ترک کر دیا کہ وہ لوگ تلوار نکالنے اور حاکم کے خروج کے قائل تھے؟ پس ابو نعیم نے کہا ان کا سردار ابو حنیفہ تھا اور یہ مرجئ تھا تلوار نکالنے والا پھر ابو نعیم نے کہا مجھ کو عمار بن رزیق نے روایت کیا کہ ابو حنیفہ نے ابراھیم بن عبد اللہ کو بصرہ کی طرف خط لکھ کر کوفہ انے کی دعوت دی اور اس کی مدد کا وعدہ کیا

محمد بن عثمان بن إبي شيبة پر عبد اللہ بن احمد بن حنبل کا قول ہے کہ یہ کذاب ہے –ابن خراش کا کہنا ہے کہ یہ کان یضع الحدیث حدیث گھڑتا ہے- عمار بن رزیق پر إبو الفضل إحمد بن علی بن عمرو البیکندی البخاری کا کہنا ہے کہ یہ رافضی تھا اس کا ذکر الذھبی نے میزان میں کیا ہے- عمار کا قول بھی عجیب و غریب ہے- مرجئہ کے نزدیک ایمان ختم نہیں ہوتا اور یہ خوارج سے الگ تھے جن کے نزدیک ایمان ختم ہو

جاتا ہے اسی وجہ سے خوارج اور بعض محدثین کے نزدیک گناہ کبیرہ والا حاکم قتل کیا جا سکتا ہے – عمار بن زریق کو بنیادی معلومات نہیں ہیں کہ مرجئہ کا خروج پر موقف نہیں تھا

المعرفة والتاريخ 2/277. میں ہے

قال يعقوب بن سفيان: سمعت محمد بن عبد الله بن نمير يذكر عن عمار بن رزيق، وكان من علماء أهل الكوفة. قال: إذا سئلت عن شيء فلم يبن عندك فانظر ما قال أبو حنيفة فخالفه فإنك تصيب

ابن نمیر نے عمار بن رزیق کا یعقوب بن سفیان سے ذکر کیا کہ اگر یہ تم سے کوئی سوال کرے جو سمجھ میں نہ آئے تو دیکھو ابو حنیفہ (اس مسئلہ میں) کیا کہتے ہیں، پس اس (عمار) کی مخالفت کرو، تم (مسئلہ کی) سمجھ پا لو گے

معلوم ہوا کہ اگر محمد بن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے جھوٹ نہیں بولا تو عمار بن زریق تعصب عصری میں اول فول بولتے رہتے تھے- تاریخ اسلام از الذھبی میں ہے

قَالَ خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ: صَلَّى إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِيدَ بِالنَّاسِ أَرْبَعًا، وَخَرَجَ مَعَهُ أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، وَهُشَيْمٌ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَلَمْ يَخْرُجْ مَعَهُ شُعْبَةُ، وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يُجَاهِرُ فِي أَمْرِهِ وَيَأْمُرُ بِالْخُرُوجِ.

خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ نے کہا ابراھیم بن عبد اللہ نے عید کی بدھ کے دن لوگوں کے ساتھ عید کی اور اس کے ساتھ (محدثین میں سے) أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَر ، عِيسَى بْنُ يُونس عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، هُشَيْمٌ اور يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ تھے اور امام شُعْبَةُ نہ نکلے اور ابو حنیفہ کھلم کھلا اس کے امر میں بولتے اور اس کے ساتھ خروج کا حکم کرتے تھے

اسی کتاب میں ہے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ: خَرَجَ مَعَ إِبْرَاهِيمَ خَلْقٌ، وَجَمِيعُ أَهْلِ وَاسِطٍ، وَابْنَا هُشَيْمٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَغَيْرُهُمْ.

واسط کے محدثین نے بھی ابراہیم کے ساتھ خروج کیا اور اس فتنہ میں مبتلا ہوئے

الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ الفقہاء مالک والشافعی وابی حنیفۃ رضی اللہ عنہم از ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبیؒ (المتوفی: 463ھ) میں ہے

قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ وَنا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَزَّازُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بن عُثْمَان بن أَبُو شيبَة قَالَ نَا بشر بن عبد الرحمن الْوَشَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زُفَرَ بْنَ الْهُذَيْلِ يَقُولُ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَجْهَرُ بِالْكَلامِ أَيَّامَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ جِهَارًا شَدِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ أَوْ تُوضَعُ الْحِبَالُ فِي أَعْنَاقِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ جَاءَ كِتَابُ ابى حَفْص إِلَى عِيسَى بْنِ مُوسَى أَنِ احْمِلْ أَبَا حَنِيفَةَ إِلَى بَغْدَادَ قَالَ فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ رَاكِبًا عَلَى بَغْلَةٍ وَقَدْ صَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ مسيح قَالَ فحمل إِلَى بِبَغْدَاد فَعَاشَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَالَ فَيَقُولُونَ إِنَّهُ سَقَاهُ وَذَلِكَ فِي سَنَةِ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ أَبُو حنيفَة وَهُوَ ابْن سبعين سنة

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کذاب نے روایت کیا کہ زفر کہتے کہ ابو حنیفہ نے ابراھیم بن عبد اللہ بن حسن کے دور میں شور کیا پس میں نے کہا جو خواہش کر لیں اللہ کی قسم رسی ہماری گردن میں ہو گی پس زیادہ نہ گذرا کہ ابو حفص کا خط گورنر عیسیٰ کے پاس آیا کہ ابو حنیفہ کو بغداد لاو پس ان کو تلاش کیا تو وہ اپنے خچر پر سوار چل رہے تھے اور ان کا چہرہ مسیح جیسا تھا پس ان کو بغداد لے جایا گیا وہاں پندرہ دن زندہ رہے- کہا کہتے ہیں ان کو (زہر) پلایا گیا اور یہ سن ۱۵۰ ہجری تھا اور ابو حنیفہ کی وفات ہوئی وہ ستر سال کے تھے

راقم کہتا ہے سند میں بشر بن عبد الرحمٰن الْوَشَّاءُ مجھول ہے اور یہاں ابو حنیفہ کا چہرہ سیاہ سے مسیح جیسا کر دیا گیا ہے

الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ الفقہاء مالک والشافعی وابی حنیفۃ رضی اللہ عنہم از ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبیؒ (المتوفی: 463ھ) میں ہے

قَالَ ونا أَبُو الْقَاسِم عبيد الله بْنُ أَحْمَدَ الْبَزَّازُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ يَقُولُ إِنَّمَا كَانَ غَيْظُ الْمَنْصُورِ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ مَعَ مَعْرِفَتِهِ بِفَضْلِهِ أَنَّهُ لَمَّا خَرَجَ إِبْرَاهِيمُ بن عبد الله بْنِ حَسَنٍ بِالْبَصْرَةِ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَالأَعْمَشَ يُخَاطِبَانِهِ مِنَ الْكُوفَةِ فَكَتَبَ الْمَنْصُورُ كِتَابَيْنِ عَلَى لِسَانِهِ أَحَدُهُمَا إِلَى الأَعْمَشِ وَالآخَرُ إِلَى أَبى حنيفَة من ابراهيم بن عبد الله بن حَسَنٍ وَبَعَثَ بِهِمَا مَعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ فَلَمَّا قَرَأَ الاعمش الْكتاب أَخَذَهُ مِنَ الرَّجُلِ وَقَرَأَهُ ثُمَّ قَامَ فَأَطْعَمَهُ الشَّاةَ وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ فَقَالَ لَهُ مَا أَرَدْتَ بِهَذَا قَالَ قُلْ لَهُ أَنْتَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَأَنْتُمْ كُلُّكُمْ لَهُ أَحْبَابٌ وَالسَّلامُ وَأما أَبُو حنيفَة فقبل الْكتاب وَأجَاب عَنهُ فَلم يزل فِي نَفْسِ أَبِي جَعْفَرٍ حَتَّى فَعَلَ بِهِ مَا فعل

بشر بن ولید نے کہا اس نے امام ابو یوسف کو کہتے سنا کہ خلیفہ منصور کو ابو حنیفہ پر غصہ آیا کہ وہ ابراھیم بن عبد اللہ بن حسن کے ساتھ خروج میں کیوں نکلے اور ذکر کیا کہ ابو حنیفہ اور اعمش یہ کوفہ میں تقریر کرتے پس خلیفہ منصور نے ان کی زبان میں ان دونوں ابو حنیفہ اور اعمش کو لکھا

اس قول کی سند میں بشر بن الولید بن خالد بن الولید الکندی الفقیہ المتوفی ٢٣٨ھ پر کافی جرح بھی کتب میں موجود ہے

وكان شيخًا منحرفًا عن محمد بن الحسن

یہ امام محمد سے منحرف ہو گئے تھے

اور یہ مختلط بھی ہو گئے تھے

قال السليمانى: منكر الحديث. وقال الآجرى: سألت أبا داود: بشر بن الوليد ثقة؟ قال: لا

موسوعة الميسرة في تراجم إئمة التفسير والإقراء والنحو واللغة «من القرن الأول إلى المعاصرين مع دراسة لعقائدهم و شيء من طرائفهم» جمع وإعداد: وليد بن إحمد الحسين الزبيري، إياد بن عبد اللطيف القيسي، مصطفى بن قحطان الحبيب، بشير بن جواد القيسي، عماد بن محمد البغدادی میں محقق لکھتے ہیں

وإن العنوان الذي عنون به الخطيب لهذه الأخبار وهو: "ذكر ما حكي عن أبي حنيفة من رأيه في الخروج على السلطان"، فيه تهويل ومبالغة، وتعميم وإبهام فليس في الأخبار التي ساقها تحت هذا العنوان، ما يفيد أن أبا حنيفة كان يدعو للثورة على الخلفاء، أو أنه أعلن هذا، وجُلُّ ما في هذه الأخبار، أن أبا إسحاق الفزاري، ادعى أن أبا حنيفة أفتى أخاه في الخروج لمؤازرة إبراهيم بن عبد الله الطالبي عندما استفتاه في ذلك

خطیب بغدادی نے جو عنوان قائم کیا ہے کہ ذکر اس حکایت کا کہ ابو حنیفہ کی سلطان کے خلاف خروج کی رائے تھی تو اس میں مبالغہ آمیزی اور عامیانہ پن اور ابہام ہے اور اس عنوان کے تحت جو ذکر کیا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ اس میں ہو کہ ابو حنیفہ نے خلفاء پر بدلہ لینے کی پکار کی ہو یا اس کا اعلان کیا ہو اور فی جملہ ان خبروں میں ہے کہ ابو اسحاق نے دعوی کیا ہے کہ ابو حنیفہ نے اس کے بھائی کو ابراہیم بن عبد اللہ کی مدد کے لئے خروج کا فتوی دیا جب ان سے اس پر فتوی طلب کیا گیا

خطیب بغدادی کا حوالہ ہے

إخبرنی علی بن إحمد الرزاز، إخبرنا علی بن محمد بن سعید الموصلی، قال: حدثنا الحسن بن الوضاح المؤدب، حدثنا مسلم بن إبی مسلم الحرقی، حدثنا إبو إسحاق الفزاری قال: سمعت سفیان الثوری والأوزاعی یقولان: ما وُلدَ فی الإسلام مولود إشأم علی ہذہ الأمة من إبی حنیفة، وکان إبو حنیفة مرجئًا یری السیف. قال لی یومًا: یا إبا إسحاق إین تسکن؟ قلتّ: المصیصة، قال: لو ذہبت حیث ذہب إخوک کان خیرًا. قال: وکان إخو إبی إسحاق خرج مع المبیضة علی المسودة، فقتل

سند میں مسلم بن ابی مسلم الحرقی مجہول ہے

کتاب جزء فیه مسائل إبي جعفر محمد بن عثمان بن إبي شیبة عن شیوخه فی مسائل فی الجرح والتعدی از محمّد بن عثمان بن ابی شبہ کے مطابق عثمان بن ابی شیبہ کہتے ہیں امام ابو حنیفہ اہل قبلہ پر تلوار دراز کرنے کا کہتے تھے پھر کہا کہ

ابو نعيم حدثني عمار بن رزيق قال كان ابو حنيفة يكتب الى ابراهيم بن عبد الله بالبصرة يساله القدوم الى الكوفة ويوعده نصره

ابو نعیم کہتے ہیں نے کہا کہ ابو حنیفہ نے ابراہیم بن عبد اللہ کو بصرہ سے کوفہ انے کے لئے لکھا اور اس سے مدد کا وعدہ کیا

لیکن راقم کے نزدیک یہ صحیح نہیں کیونکہ محمّد اور ابراہیم کا یہ خروج عباسی خلیفہ المہدی کے دور میں ہوا جبکہ امام ابو حنیفہ اس فتنہ سے دور رہے اگر وہ اس طرح کا کوئی اقدام کرتے تو بچ نہیں پاتے بلکہ بہت ممکن ہے کہ ابو حنیفہ خود محمّد بن عبد اللہ اور ابراہیم کے اس خروج کے خلاف ہوں اور ان کے خلاف فتوی دیا ہو

عبد اللہ کتاب السنہ میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ، يَقُولُ: «كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَرَى السَّيْفَ» قُلْتُ: فَأَنْتَ؟ قَالَ: «مَعَاذَ الله

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ نے ابو یوسف کو سنا کہ ابو حنیفہ تلوار دراز کرنے کا کہتے تھے میں نے پوچھا اور آپ انہوں نے کہا اللہ کی پناہ

الذھبی کتاب سیر الاعلام میں لکھتے کہ الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ کو حمص کا قاضی مقرر کیا گیا پھر طبرستان اور موصل کا ہیں

.وَلِيَ قَضَاءَ حِمْصَ، وَقَضَاءَ طَبَرِسْتَانَ، ثُمَّ وَلِيَ قَضَاءَ المَوْصِلِ، وَكَانَ مِنْ أَوْعِيَةِ العِلْمِ، لاَ يُقَلِّدُ أَحَداً

قَالَ مُحَمَّدُ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمَّارٍ الحَافِظُ: كَانَ بِالمَوْصِلِ بَيْعَةٌ قَدْ خَرِبَتْ، فَاجْتَمَعَ النَّصَارَى إِلَى الحَسَنِ الأَشْيَبِ، وَجَمَعُوا مائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ، عَلَى أَنْ يَحْكُمَ لَهُم بِهَا حَتَّى تُبْنَى، فَقَالَ: ادْفَعُوا المَالَ إِلَى بَعْضِ الشُّهُودِ.

فَلَمَّا حَضَرُوا بِالجَامِعِ، قَالَ: اشْهَدُوا عَلَيَّ بِأَنِّي قَدْ حَكَمْتُ بِأَنْ لاَ تُبْنَى

فَنَفَرَ النَّصَارَى، وَرَدَّ عَلَيْهِمُ المَالَ

حسن الأَشْيَبُ پر موصل کے نصاری جمع ہوئے اور ان کو نصاری نے ایک لاکھ درہم دے لیکن انہوں نے وہ مال واپس کر دیا

یہ جرح یا مدح واضح نہیں

حسن الاشیب امام ابو حنیفہ کی رائے نقل کر رہے ہیں بعض اوقات امت میں فتنہ پرداز لوگ فساد مچاتے تھے لہذا ان کے خلاف خلفاء تلوار دراز کرتے ہی رہے ہیں

حسن الاشیب جو عباسی خلفاء کے قاضی تھے اس کے بقول امام صاحب اہل قبلہ پر تلوار نکالنے کا حکم کرتے گویا خروج کا فتوی دیتے تھے

راقم کہتا ہے یہ اقوال بذات خود ثابت نہیں ہیں

امام مالک اور حاکم کا جبری بیعت لینا

بعض نے بیان کیا کہ امام مالک رحمہ اللّٰہ علیہ حاکم کی جبری بیعت کو نہیں مانتے تھے – یہاں ان کی قصہ گوئی کا ذکر ہے

کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر از یوسف ربانی امام مالک کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں

امام مالک ؒ کا طرزِ عمل:

طلاق مکرہ (زبردستی اور جبری طلاق) کے مسئلہ پر امام مالک ؒ کو مجبور کیا گیا، حتیٰ کہ کوڑے مارے گئے، یہاں تک کہ ان کا بازو توڑ دیا گیا، امام مالک ؒ نے اس سارے ظلم و جبر کو برداشت تو کیا لیکن خروج و بغاوت کا فتویٰ نہیں دیا۔ [سیر أعلام النبلاء : ۸/۸۰]

کہا جاتا ہے کہ سن ۱۴۵ میں جب محمد بن عبد اللہ نے بغاوت کی تو امام مالک نے اس کی طرف داری کی لوگوں نے کہا تم نے تو عباسی خلیفہ ابو جعفر کی بیعت کی ہے تو امام مالک نے کہا اس نے جبری بیعت لی تھی – کہا جاتا ہے امام مالک کہتے تھے جبری طلاق نہیں ہوتی تو عباسیوں نے اس فتوی سے منع کیا کہ اس طرح تو جبری بیعت بھی نہیں قبول ہو گی- یعنی امام مالک جبری بیعت اور جبری طلاق دونوں کو رد کرتے تھے عباسی منواتے تھے- امام مالک نہ مانے تو ان کو ۷۰ کوڑے لگے

راقم کو یہ تمام کوئی کہانی لگتی ہے – کسی نے کہیں کی انیٹ کہیں کا روڑا لے کر بان متی کا کنبہ بنا دیا ہے

یہ تمام قصہ واقدی کا بیان کردہ ہے

قال الواقدي: «لما دعي مالك، وشوور، وسمع منه وقُبل قوله حُسد وبغوه بكل شيء، فلما ولي جعفر بن سليمان المدينة سعوا به إليه وكثروا عليه عنده، وقالوا: لا يرى أيمان بيعتكم هذه بشيء، وهو يأخذ بحديث رواه عن ثابت بن الأحنف في طلاق المكره: أنه لا يجوز عنده.

قال: فغضب جعفر، فدعا بمالك، فاحتج عليه بما رُفع إليه عنه، فأمر بتجريده، وضربه بالسياط، وجبذت يده حتى انخلعت من كتفه، وارتكب منه أمر عظيم، فوالله ما زال مالك بعد في رفعة وعلو.»

جس کو بعد میں طبری نے بیان کیا

موطا امام مالک میں ہے کہ جبری طلاق نہیں ہو گی

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْأَحْنَفِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: فَدَعَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا سِيَاطٌ مَوْضُوعَةٌ، وَإِذَا قَيْدَانِ مِنْ حَدِيدٍ، وَعَبْدَانِ لَهُ قَدْ أَجْلَسَهُمَا، فَقَالَ: طَلِّقْهَا وَإِلَّا وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ فَعَلْتُ بِكَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَقُلْتُ: هِيَ الطَّلَاقُ أَلْفًا، قَالَ: فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ، فَأَدْرَكْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِي، فَتَغَيَّظَ عَبْدُ اللَّهِ، وَقَالَ: " لَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَاقٍ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ، فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ، قَالَ: فَلَمْ تُقْرِرْنِي نَفْسِي، حَتَّى أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ أَمِيرٌ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِي، وَبِالَّذِي قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ، وَكَتَبَ إِلَى جَابِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَأْمُرُهُ أَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَنْ يُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِي، قَالَ: فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَجَهَّزَتْ صَفِيَّةُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ امْرَأَتِي حَتَّى أَدْخَلَتْهَا عَلَيَّ بِعِلْمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ثُمَّ دَعَوْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمَ عُرْسِي لِوَلِيمَتِي فَجَاءَنِي "

مالک نے ثابت بن الاحنف سے روایت کیا کہ میں نے عبد الرحمٰن بن زید بن الخطاب کی ام ولد لونڈی سے نکاح کیا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس پر داخل ہوا تو کوڑے لٹکے ہوئے تھے۔ لوہے کی دو بیڑیاں تھیں اور دو غلام بٹھائے ہوئے تھے۔ عبد الرحمٰن بن زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے ورنہ اللہ کی قسم تجھے ایسا ایسا کر دوں گا۔ میں نے کہا: اسے ایک ہزار طلاق ۔ میں اس کے پاس سے نکلا تو مکہ کے راستے میں عبد اللہ بن عمر ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو اپنا سارا واقعہ سنایا تو وہ غصے ہو گئے اور فرمایا یہ کوئی طلاق نہیں۔ وہ عورت تجھ پر حرام نہیں ہوئی۔ تو اپنی بیوی کی طرف لوٹ جا۔ مجھے اطمینان نہ ہوا یہاں تک کہ میں عبد اللہ بن زبیر کے پاس آگیا اور ان سے اپنا واقعہ کی بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی کہا کہ تیری بیوی تجھ پر حرام نہیں ہوئی۔ تو اپنی بیوی کی طرف لوٹ جا۔

عبد الرحمٰن بن زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ صحابی ہیں وفات النبی کے وقت عمر ۶ سال تھی سنن نسائی کے راوی ہیں ابو نعیم نے صحابہ میں سے قرار دیا ہے
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ رِجَالٍ مِنَ الصَّحَابَةِ

ثَابِتِ بْنِ عِيَاضٍ الْأَحْنَفِ الْأَعْرَجِ الْعَدَوِيِّ تَابِعِيٌّ مولی عبد الرحمٰن بن زید ہے اس نے صحابی عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اور لُبَابَةُ بِنْتُ لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ کی ام الولد سے شادی کی - یعنی ثابت اصل میں عبد الرحمٰن بن زید کا آزاد کردہ غلام تھا اس نے ایک لونڈی کی بیٹی سے شادی کی عبد الرحمٰن بن زید نے جبری طلاق کرا دی

جماعت اسلامی وغیرہ کے لٹریچر میں طاغوتی نظام[1] کے الفاظ اکثر دیکھنے کو مل جاتے ہیں - ان لوگوں کی تحاریر میں ان کا موقف کچھ اس طرح ہے کہ طاغوت لا اینڈ آڈر و قوانین کا معاملہ تھا کہ انگریز کا نظام طاغوتی ہے اور مسلمان کا نظام غیر طاغوتی ہے - اس فہم کی وجہ سے طاغوت کوئی فرد نہیں رہتا بلکہ کوئی آئینی دستاویز پر بحث بن جاتی ہے - یہ فہم بھی ادھورا فہم ہے - قرآن میں اہل کتاب کو کہا گیا ہے کہ وہ اللہ کا حکم نافذ نہیں کر رہے لیکن ان سے جزیہ لے کر ان کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنا کفر و شرک جاری رکھیں – دوسری طرف طاغوت کا انکار کرنا ایمان کا لازمہ ہے اور یہ دور نبوی میں اہل کتاب کے افراد تھے، مشرکین کے سردار تھے- جماعت اسلامی اور اخوان المسلمین کا موقف تھا کہ بیلٹ یعنی ووٹ سے تبدیلی آئے گی - جمہوریت کی برکت سے اسلام کو نافذ کیا جائے گا لیکن ایسا کئی سال کی مشقت کے بعد بھی نہیں ہوا- مصری اخوان المسلمین اس پر بٹ گئے اور ان کا ایک گروہ حربی صورت اختیار کر گیا[2] - وہاں سے یہ لوگ بھاگ کر افغانستان چلے گئے اور ان لوگوں نے اپنا نام القاعدہ رکھ لیا[3]- ان کو اسلحہ غیر مسلم ممالک سے ملا اور پھر جو ہوا سب کو علم ہے -

---

[1] اب اسی چیز کو دجالی نظام لکھا جا رہا ہے جبکہ دجل تو صرف یہود و نصرانی و دھریے ہی نہیں کر رہے بلکہ دجل وہ بھی ہے جو مسلمان فرقے کر رہے ہیں

[2] جماعة الدعوة والهجرة یا جماعة التكفير والهجرة یا جماعة المسلمين ایک مصری تکفیری جماعت ہے جو اخوان المسلمین کے متشدد نظریات سے کشید ہوئی ہے

[3] روس سے جنگ کے دوران افغانستان تکفیری سوچ رکھنے والوں ، مہدی کے منتظر دیو بندیوں اور سید قطب متاثر جماعت اسلامی والوں، وہابی سلفی و ابن تیمیہ متاثر حلقوں ان سب کی سوچوں کا ایک

یوسف علیہ السلام نے ایک مشرک باشاہ کی نوکری کی ہے ــ قرآن میں موجود ہے کہ مشرک بادشاہ کو اپنے خواب کی تعبیر معلوم نہ تھی وہ مجبور ہوا کہ یوسف علیہ السلام کو منصب وزارت دے - ظاہر ہے وہ یوسف علیہ السلام کے دیے گئے ذراعت واجناس سے متعلق فیصلوں کو رد نہیں کرتا تھا - اسی طرح بادشاہ چونکہ حاکم تھا وہ اپنے تعزیری احکام مصر میں جاری کرتا تھا - اسی دوران جب یوسف علیہ السلام کا بھائی بن یامین پیائش کے پیالے کے کیس میں پکڑا گیا تو یوسف نے شاہ مصر کا حکم جاری نہیں کروایا ــ

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰـهُ

یوسف کے لئے نہیں تھا کہ وہ بادشاہ کے دین کے تحت اپنے بھائی کو لے لے سوائے اس کے کہ اللہ چاہے

اس طرح یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالی نے طاغوت کا حکم نافذ کرنے سے بچائے رکھا -

طاغوت کے انکار کا حکم مکہ میں آیا اور اس دوران ھجرت حبشہ ہوئی مسلمانوں نے ایک نصرانی حاکم نجاشی سے مدد طلب کی - نجاشی اللہ کا خوف رکھنے والا حاکم تھا، اللہ نے اس کو اسلام کی قبولیت کی توفیق دی -

یعنی مشرک اور اہل کتاب حاکموں سے مسلمان مدد لے سکتے ہیں اگر وہ مسلمانوں کی مدد کریں ، مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت نہ کریں تو طاغوت نہیں ہیں - طاغوت وہ ہیں جو حق کے مخالف ہیں

Melting Pot

بن گیا- اس ہنڈیا میں باسی کڑی کا ابال آیا اور نت نئے فرقے نکلے جو تکفیری سوچوں کے حامل تھے- طاغوت سے اسلحہ لے کر طاغوت سے جہاد کرنے والے فارغ ہوئے اور ان کو خیال آیا کہ اب اندرونی جہاد کیا جائے

جب دو خلیفہ ہوں تو ایک کا قتل کر دو

یہ ایک منکر روایت ہے جس کو مشہور کیا گیا ہے-

صحیح مسلم: كِتَابُ الْإِمَارَةِ (بَابُ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ) صحیح مسلم: کتاب: امور حکومت کا بیان

(باب: جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے)

4799

وحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ . الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو

اس کے طرق ہیں

سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيّ کی سند

سندا یہ روایت سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ کی سند سے نقل ہوئی ہے

سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيّ البصری المتوفی ۱۴۴ھ سے اس روایت کو (صحیح مسلم میں) خالد بن عبد اللہ نے سنا ہے

العلل از عبد اللہ بن احمد میں ہے

وقال عبد الله: حدثني أبي. قال: سألت ابن علية عن الجريري. فقلت: له: يا أبا بشر، أكان الجريري اختلط ؟ قال: لا، كبر الشيخ فرق

عبد اللہ نے کہا میرے باپ احمد نے بیان کیا کہ میں نے ابن علیہ سے پوچھا الجریری کے بارے میں

ابن علیہ سے میں نے کہا اے ابا بشر کیا الجریری مختلط تھے انہوں نے کہا نہیں بوڑھے عمر رسیدہ تھے لہذا فرق آ گیا تھا

اس دور میں بصرہ میں سن ۱۳۲ھ میں الطاعون آیا (الکامل از ابن عدی) اور اسکے بعد الجریری میں یہ اختلاط کی کیفیت پیدا ہوئی اور بہت سے محدثین نے کہا کہ اس میں ہم نے ان سے سنا اور وہ واقعی مختلط تھے

اسی کتاب میں ہے قبل موتہ بسبع سنین یہ اختلاط یا کیفیت الجریری پر مرنے سے قبل سات سال رہی

ابن علیہ کے بر عکس امام یحییٰ بن سعید القطان سختی سے الجریری کی عالم اختلاط والی روایات کا انکار کرتے

یہ روایت خالد بن عبد اللہ الواسطی کی سند سے ہے لیکن خالد بن عبد اللہ الواسطی کا واضح نہیں کہ انہوں نے الجریری سے کب سنا- محققین کے مطابق بخاری نے ان سے متابعت میں روایت لی ہے

مسند البزار میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ہے

حَدَّثنا مُحَمد بن رزق الله الكلواذاني، قَال: حَدَّثنا عَبد الصمد، قَال: حَدَّثنا أَبُو هلال، عَن قَتادة، عَن سَعِيد، عَن أَبِي هُرَيرة، عَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم قال: إذا بويع لخليفتين فاقتلوا الآخر منهما.

اس میں قتادہ مدلس ہیں- إبي ہلال الراسبی محمد بن سلیم ہے- کتاب ذکر إسماء من تکلم فیہ وہو موثق از الذھبی کے مطابق

قال النسائی لیس بالقوی وترکہ القطان یہ امام القطان کے نزدیک متروک ہے اور نسائی کہتے ہیں قوی نہیں ہے

امام احمد کا قول ہے وہو مضطرب الحدیث عن قتادة. «الجرح والتعدیل» ابو ہلال، قتادہ سے روایت کرنے میں مضطرب ہے

یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت تو ضعیف ہے- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ میں واضح نہیں کہ اس میں اختلاط کا عمل دخل ہے یا نہیں

متنا یہ روایت منفرد ہے اور اس قسم کی روایت بہت سے اصحاب رسول کو بیان کرنی چاہیے تھی لیکن ایسا نہیں ملتا

دوم اس میں بصریوں کا تفرد ہے جو حسین رضی اللہ عنہ کے بہت بعد پیدا ہوئے ہیں مثلا الجریری اور قتادہ وغیرہ

صحیح مسلم- مسند احمد – سنن نسائی – سنن ابو داود میں ہے

عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ

مستقبل میں فتنے اور فسادات ہوں گے، پس جو شخص اُمت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تہہ تیغ کر دو چاہے کوئی بھی ہو

اس کی سند میں زیاد بن علاقة بن مالك الثعلبى، أبو مالك الكوفى کا تفرد ہے

قال الأزدي في كتابه: «المخزون»: إثر حديث رواه عن عيسى بن عقيل، وهذا حديث لا يحفظ إلا عن زياد بن علاقة على سوء مذهبه وبراءتي من مذهبه كان منحرفا عن أهل بيت نبيه صلى الله عليه وسلم زائغا عن الحق.

الأزدی نے اپنی کتاب المخزون میں کہا وہ حدیث جو.... زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے وہ بد مذھب ہے اور میں اس کے مذھب سے برات کرتا ہوں یہ اہل بیت سے منحرف تھا حق سے دور

راقم کے نزدیک یہ روایت حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے اور راوی کی بدعت کی موید روایت نہیں لی جا سکتی- امت میں ایک ساتھ عبد الملک بن مروان اور ابن زبیر کی خلافت کو تسلیم کیا گیا ہے – دونوں کو اپنے اپنے مقام میں حق پر سمجھا گیا ہے- اس بنیاد پر کسی صحابی سے یا تابعی سے منقول نہیں کہ ان میں سے ایک کو قتل کرنے کا کسی صحابی نے فتوی دیا ہو